سوال

(16)صحابہ کرام اور دیگر ائمہ دین امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے یا نہیں۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حضور سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم وآنجناب کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ودیگرائمہ وبزرگانِ دین جن کے اسم ہائے مبارک ذیل میں درج ہیں۔ ان کی نسبت جواب کو سوال کے مطابق ارقام فرمائیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

نمبر ۱ بحالت نمازجماعت خلف امام سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے یا نہیں؟

نمبر ۲ آیا آپ بحالت نمازجماعت ختم قرأت فاتحہ آمین بالجہر کہتے تھے یا نہیں؟

نمبر ۳ آیا بحالتِ نمازرفع یدین کے عامل تھے یا نہیں، آیا بحالت نمازہاتھ زیرناف باندھتے تھے یا سینہ پر؟

نمبر ۴ ماہِ رمضان المبارک میں تراویح معہ وترکتنی رکعت پڑھتے؟ حوالہ کتب معتبرہ شرعیہ سے تحریر فرمایا جاوے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا عمرفاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ، حضرت شیخ عبدالقادرجیلانی رضی اللہ عنہ، حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ، حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ، حضرت احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام غزالی رضی اللہ عنہ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید بتا رہا ہے۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کوئی حکم اپنی مرضی سے نہیں دیا کرتے تھے۔ بلکہ وہی فرماتے تھے جس کا حکم اللہ سبحانہ تعالیٰ کی طرف سے صادر ہوتا تھا۔ **(۲)** رسولِ خدا احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحکم خدا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو ارشاد فرمایا، لا تقرؤا بشئ من القراٰن اذا جهرت الا بام القراٰن (ابوداؤد) جب میں جہری نمازوں میں قرأت پکار کر پڑھوں تو تم اس وقت سوائے سورہ فاتحہ کے اور کوئی سورت قرآن کی میرے پیچھے نہ پڑھا کرو۔

نمبر ۳ فانہ لا صلوٰۃ لمن لم یقرء بفاتحۃ الکتاب کیوں کہ جو شخص سورۃ فاتحہ امام کے پیچھے نہ پڑھے اس کی نماز ہی نہیں ہوتی۔ (مشکوٰۃ باب القرأۃ فی الصلوٰۃ)

نمبر ۴ آثار صحابہؓ سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے پیارے رسول کے احکام عالیہ کی تعمیل بڑے تپاک سے کرتے تھے۔ آپ کا فرمان سن کر حاضرین میں سے ایک بھی ایسا نذہ تھا جو فاتحہ خلف الامام کا قائل نہ ہو۔

نمبر ۵ چنانچہ امام ترمذی حدیث عبادہ کے ماتحت فرماتے ہیں۔ والعمل علی هذا الحدیث فی القرأۃ خلف الامام عند اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین وهو قول مالک ابن انس وابن المبارک والشافعی واحمد واسحق یرون القرأۃ خلف الامام۔

اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا عمل فاتحہ خلف الامام پر تھا اور امام مالک اور شافعی اور احمد بن حنبل رحمۃ اللہ سب فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے۔ (ترمذی)

نمبر٦ حارث اوریزید بن شریک فرماتے ہیں۔ امرنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ قرأۃ خلف الامام کہ ہم کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ امام کے پیچھے پڑھا کریں۔ (جزء القرأۃ للبیہقی ص ٩٦، مستدرک حاکم ص ٢٣٩، کنز العمال ص ١٨٧ ج ٣)

نمبر٧ وعن علی انہ کان یامران یقرأ خلف الامام اور حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ بھی فاتحہ خلف الامام کا حکم کیا کرتے تھے۔ (جزء ۃ القرأۃ ص ٦٢)

نمبر٨ وعن الحسن انہ یقول اقرء واخلف الامام فی کل صلٰوۃ بفاتحۃ الکتاب فی نفسک: اور امام حسنؒ فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے ہر ایک نماز (خواہ سری ہو یا جہری) سورۃ فاتحہ پڑھا کرو۔ (جزء القرأۃ)

نمبر٩ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ بھی فاتحہ خلف الامام کے قائل ہیں اور فرماتے ہیں جو شخص امام کے پیچھے الحمد نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ (دیکھو احیاء العلوم مصنفہ امام غزالیؒ)

نمبر١٠ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی سرّی نمازوں میں فاتحہ کے جواز کے قائل تھے اور جہری نماز میں بھی اگر سکتات میں پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں۔ (عمدۃ الرعایہ ص ١٧٣)

نمبر١١ ملاّ جیون حنفی مصنف نور الانوار اپنی تفسیر احمدی میں فرماتے ہیں: فان الطائفۃ الصوفیۃ والمشائخین الحنفیۃ تراھم یستحسنون قرأۃ الفاتحۃ للموتم کما استحسنہ محمد احتیاطا فیما روی عنہ: صوفیہ کرام اور مشائخ حنفیہ بھی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی طرف فاتحہ خلف الامام کو مستحسن اور اچھا سمجھتے تھے احتیاطا جس طرح ہدایہ وغیرہ میں بھی ہے۔

نمبر١٢ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ فاتحہ خلف الامام واجب ہے۔ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی یہی مذہب ہے۔ امام مالک اور امام شافعی اور جمہور علماء صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا (نووی شرح مسلم)

نمبر13 پیر عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ ارکان نماز میں سے ہے۔ (غنیہ ص ١٠) اور اگر کوئی رکن جان بوجھ کر چھوڑ دے یا بھول جاوے تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے۔ (لہٰذا فاتحہ ضرور پڑھنی چاہیے) (غنیۃ الطالبین ص ١٢)

نمبر١٤ عبد اللہ بن مبارک شاگرد امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انا اقرء خلف الامام والناس یقرؤن الاقوم من الکوفین کہ میں امام کے پیچھے پڑھتا ہوں اور تمام لوگ پڑھتے ہیں۔ مگر کوفیوں کی قوم نہیں پڑھتی (ترمذی)

نمبر١٦ خلاصہ تمام مضمون کا یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بامر اللہ تعالیٰ صحابہ کرام کو فرمایا میرے پیچھے سورہ فاتحہ ضرور پڑھا کرو۔ ورنہ تمہاری نماز باطل ہو جائے گی۔ یہ حکم سن کر تمام جاں نثار فاتحہ خلف الامام کے قائل و فاعل تھے، خصوصاً حضرت عمر فاروقؓ و علی المرتضیٰ وغیرہ تو حکماً پڑھوایا کرتے تھے اسی طرح تابعین بھی فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے اور ائمہ کرام میں سے امام مالک اور امام شافعیؒ اور امام احمدؒ اور امام غزالی اور امام حسینؓ اور دیگر ائمہ بھی فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے۔

نمبر١٧ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ آمین بالجہر بعد قرأت فاتحہ کہا کرتے تھے۔ وائل بن حجر کہتے ہیں:

صلیت خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما قال ولا الضالین قال اٰمین ومد بھا صوتہ : کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جب کبھی نماز پڑھی آپ نے ولا الضالین کے بعد آمین دراز آواز سے کہی۔'' (ترمذی ص ٣٤ ابو داؤد ص ١٣٧ ابن ماجہ، تلخیص الجبیر ص ٨٩، منتقی ص ٥٩، دارمی ص ١٠٦، دار قطنی ص ١٢٧، مشکوٰۃ ص ٨٠

نمبر٢ ایک روایت ہے: اذا قرأ ولا الضالین قال آمین رفع بھا صوتہ: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ فاتحہ ختم کی تو آپؐ نے بلند آواز سے آمین کہی۔ (ابو داؤد ص ١٣٦ و عون المعبود ص ٣٥١)

نمبر٣ ایک روایت میں ہے: انہ صلی خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجھر بآمین کہ وائلؓ نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے آمین بالجہر کہی۔ (ابو داؤد ص ١٣٦)

نمبر٤ علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو ابن حبان نے بھی روایت کیا ہے۔ وسندہ صحیح اور سند اس کی صحیح ہے۔ وصححہ الدار قطنی اور صحیح کہا اس کو دار قطنی نے۔ (تلخیص الجبیر ص ٨٩)

نمبر٥ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث وائل ابن حجر حدیث حسن کہ حدیث وائل ابن حجرؒ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آمین پکار کر کہنے کا ذکر ہے۔ حسن ہے۔ (ترمذی ص ٣٤)

نمبر٦ اس حدیث کے آگے امام ترمذی فرماتے ہیں: وبہ یقول غیر واحد من اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسم والتابعین ومن بعدھم یرون ان یرفع الرجل صوتہ بالتامین ولا یخفیھا وبہی یقول الشافعی واحمد واسحق۔

اور بہت سے اہل علم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین اور تابعین و تبع تابعین فرماتے ہیں کہ آمین پکار کر کہی جاوے۔ اور آہستہ نہ کہی جائے۔ اور اس طرح امام شافعیؒ اور امام احمد

اور اسحق فرماتے ہیں کہ آمین با لجہر کہنی چاہیے۔ (ترمذی ص ۳۴)

نمبر۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قر، ولا الضالین رفع صوتہ بامین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسم جب ولا الضالین پڑھتے تو آمین بلند آواز سے پکار کر کہتے۔ (اعلام الموقعین جلد ۲ ص ۴، کنز الاعمال ص ۳ جلد ۱۸۷)

نمبر ۸ اور تحفۃ الاحوذی میں مولانا عبد الرحمن فرماتے ہیں: ولم یثبت من احد من الصحابۃ الاسرار بالتامین بالسند الصحیح۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے بھی صحیح سند سے آمین آہستہ کہنا ثابت نہیں۔ (تحفۃ الاحوذی ۲۰۹)

نمبر ۹ حضرت عطاء فرماتے ہیں اور کت مائتین من الصحابۃ اذا قال الامام ولا الضالین رفعوا اصواتھم بآمین۔ کہ میں نے مدینہ منورہ کی مسجد میں سے دو سو صحابہ کو دیکھا کہ جب امام سورۃ فاتحہ کرتا ختم، تو سب کے سب بلند آواز سے آمین کہتے اور مسجد میں گونج پیدا ہوتی۔ (بیہقی جلد ۲ ص ۱۵۹ اعلام جلد نمبر ۲ ص ۵ قسطلانی ج ۲ ص ۸۵)

نمبر ۱۰ پیر عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: والجھر بالقراۃ وآمین کہ جہری نمازوں میں جب قرأۃ بلند آواز سے پڑھی جائے اس میں آمین بھی پکار کر کہی جائے۔ غنیۃ الطالبین ص ۱۰)

نمبر ۱۱ امام غزالیؒ آمین با لجہر کو سنت قرار دیتے ہیں۔ (احیاء العلوم)

نمبر ۱۲ خلاصہ مضمون یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ نمازوں میں سورۃ فاتحہ ختم کرنے کے بعد آمین پکار کر کہا کرتے تھے۔ اور آپ کے صحابہ کرام کا یہی دستور تھا۔ ائمہ اسلام متبع سنت اسی طرف گئے ہیں۔ امام حسن و حسین و زین العابدین رضی اللہ عنہم اپنے نانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف عمل نہیں کرتے تھے۔ حضرت معین الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا حال مجھے معلوم نہیں۔ کسی صاحب کو معلوم ہو تو لکھ دیں۔

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 ص 122-125

محدث فتویٰ